



U33168. Date - 23-12-03

Title - IAAOA-e - TAREEKH .

Author - Sayyed Zamin Ali Jalal .

Publisher - Githand Balahi' (Lucknow),

Date - 1907

Pages - 36

Subject - Tareekh Gayee



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الحمد لله الذي هدانا لهذا الذي كنا لنهتدي لولا أن هدانا الله

بسم الله الرحمن الرحيم

# إفادہ بالکلم

او تصنیفات

محقق و مؤلف: مولانا محمد شمس الدین علی خاں صاحب کتب خانہ دارالافتاء  
بہارہ و بیروت

مطبع: دار الفکر للطباعة و النشر و التوزيع  
بغداد - العراق

کتابخانه صاحب المکتبہ

## تشیخا خضر جل کلمی

سر آمد سخی از ان با کمال غر شعرا بے ماضی و حال بیٹے جناب سیکم سید صائم  
جلال کلم نوی دام ظلہ العالی خدا کے فضل سے ہندوستان  
اس وقت ایک ایسے استاد مسلم الشیخ و محقق دوران جس کا کما  
عالم پر شل آفتاب عالیا کے روشن ہو۔

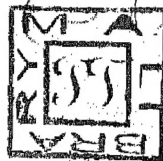
ہم کو ایسے وید عصر و کتا ہے ہر کی (جس کو دنیا کے اہل فوج  
جو ہر وہی کمال گیران ہو کر دل سے دانستے ہیں) تقریب و توصیف  
تخریر کرنے کی ضرورت نہیں معلوم ہوتی۔ ہاں صرافان و اراک  
سخندانہ۔ و جو ہریان رستہ باز معانی کے گوش زد کرنا اس امر کا  
قدردان جناب جل جلالہ بدت و راز سے جناب موصوف  
کا ہر تفصیف کو وقتاً فوقتاً طلب فرماتے ہیں اور وہ کہیں روکے ان نہ ہر  
کیونکہ جو رسالہ طبع ہوا یا مقبول یا مقرر و ختم کیا۔ شرق و جنوب  
شہید نہ تھا۔ و ادا و احوال جناب موصوف کا پورا ہونے پایا۔ لہذا  
ان حضرات کے اسرار سے آپ کے شوق کو پورا کرنے کا یہ ذریعہ  
کہ اپنے گھر میں ایک چھاپخانہ جاری کیا ہو حسین جناب  
دام ظلہ العالی کے ہر رسالے کو ہم طبع کرینگے جس چھاپخانے کا نام

۳۳۱۶۸

M.A. LIBRARY, A.M.U.



U33168



بسم اللہ الرحمن الرحیم  
CHECKED-2002

الحمد لله رب العالمین الصلوة والسلام علی خیر خلقہ محمد وآلہ جمیعہ علی  
آلہ المعصومین بطین الطاہرین بعد اسکے عرض کرتا ہوں سجدان کج مج بیان  
خوشہ چین خرمین اہل سخن نابلد کو چہ ہر علم و فن کترین بندگان ایند و متعا  
بنگ سخنوران ماضی و حال حکیم سید ضامن علی جلال لکھنوی کہ جو کہ  
آب تک کوئی رسالہ قواعد تاریکگوئی و شرح افتخار تاریخ میں اس شرح و  
بسط کے ساتھ کہ مورخ اپنے تاریکگو کو قواعد و قوانین تاریکگوئی سے  
انکھائی و پینے کے لیے کافی و دافی ہو جاتا نہیں لکھا گیا اور بعض اصحاب کو بھی  
اس مرتبہ پر اعلیٰ مخصوص سجدان کے ایک قدردان کہ مفرمایں بیکران  
جناب سید علی عبدالقادر شمس القادری المدعو بہ شاہ مرث علی صاحب  
المستفی البغدادی اصلہ و المیدنی قوری مولد اعاصی تخلص مقیم کلکتہ نے

کہ ادعا ہے شاگردی پہچان بھی فرماتے تھے کمال اصرار فرمایا جیسا کہ  
اس پہچان کو قواعد مذکورہ سے آگاہی و اطلاع تھی اور جو کچھ اپنے استاد  
محقق سے اس باب میں پایہ تحقیق کو پہونچا تھا بقید قلم لایا اور بتا اس  
رسالہ مختصرہ کی ایک مقدمہ اور تین باب اور ایک خاتمہ پر کہ وہ بھی مکمل  
چند فائدہ و نیر و قائم کیجاتی ہو اور نام تاریخی اس رسالہ کے آغاز تالیف کا  
باب و تاریخ اور ختم تالیف کا افادہ و تاریخ رکھا جاتا ہو و ہر ملفوظ و مستغنی

### مقدمہ

جاننا چاہیے کہ تاریخ لغت میں کسی چیز کے وقت کے ظاہر کرنے کو کہتے ہیں اور  
موجہیں یعنی تاریخ نگار کوئی اصطلاح میں کسی امر عظیم اور واقعہ قدیم و مشہور  
کسی بادشاہ کی سلطنت یا کسی فتنہ و فساد و جنگ و کارزار یا شادی و طلاق  
یا بنیادی عمارت و بانیہ وغیرہ دیگر سوانح روزگار کی ابتدا کی مدت کے بیان  
کرنے کو بولتے ہیں اور جب تاریخ لغوی و اصطلاحی و دونوں کی تسلسلہ بیان  
ہو جائے تو اب تاریخ گوئی بھی جاننا چاہیے کہ تاریخ کی جو ایک قسم معنوی ہو چکا  
ہے انشاء اللہ تعالیٰ آگے بڑھ کر ہو گا امین بحث اعداد و حروف سے کیجاتی ہے  
پس آگاہ ہونا چاہیے کہ تاریخ میں حروف مکتوبی کا اعتبار کیا جاتا ہے حروف  
ملفوظی متعین ہوتے لیکن جو حرف کتابت میں آئے اُسکے عدد لیے جاتے  
ہیں اور جو فقط بولا جاسے کتابت میں نہ آئے اُسکے عدد نہیں لیے جاتے

بخلاف عروض کے کہ عربی کے نزدیک لفظ میں حروف ملفوظی معتبر ہوتے  
 ہیں مکتوبی کا اعتبار نہیں کیا جاتا مثلاً کتابت عربی میں جو الف بعد واجمع کو  
 لکھا جاتا ہے جیسے واو آمنوا وغیرہ کے بعد بالفظ انا کے آخرین بدون حالت  
 وقف کے آتا ہے یا الف وصل جو اثناسی کلمات میں متصل بکے آجاتا ہے جیسے  
 وقلوہم میں۔ اور واو کہ اسم نحو والفتح کے آخرین لکھتے ہیں پس یہ سب الف  
 اور واو تاریخ میں ضروریہ جانیگے اور مثلاً فارسی میں بھی الف وصل کا واو  
 واو عطف کا جو دو کلموں کے درمیان میں لکھا جاتا ہے اور فقید نظم اکثر لفظ  
 میں نہیں آتا جیسے میں از تو اور دل جان میں پس تاریخ میں سب الف و واو کا  
 بھی محسوب کرنا ضروری ہے۔ اور ہے کہ لفظ کہ وچہ و نہ کے آخرین لکھی جاتی ہیں  
 اور تلفظ میں نہیں آتی اور واو جو لفظ دو و تو و چو وغیرہ کے آخرین لکھا جاتا ہے  
 اور تلفظ میں نہیں آتا ان حروف کا بھی تاریخ میں محسوب کرنا ضروری ہے اور  
 مثلاً کلمات ہندی میں بھی جو ہا و یای مخلوطا تلفظ اور واو و نون مخلوطا تلفظ  
 آتے ہیں جیسے ابھار۔ ابھار۔ گیار۔ گیار۔ و صان۔ اور اوبال  
 او گال۔ اور ناگ۔ سناگ وغیرہ میں یہ بھی تاریخ میں محسوب ہونگے  
 اور مثلاً عربی میں الف اللہ کا بعد لام کے اور تلوٹ کا بعد میم کے اور حجت  
 کا بعد حا کے اور ہٹنا کا بعد با کے اول کے جو ملفوظ ہوتا ہے اور واو اولہ کا واو  
 سی یہ کی جو بعد ہا کے ظاہر ہوتی ہے اور تلوٹ کا نون اور حرف مشدود سے جو دوسرا



حرف پیدا ہوتا ہے انہیں سے کوئی حرف تیار نہیں کیا جاتا اس واسطے  
 کہ مکتوب نہیں ہو تو بس تیار خ و قات نواب آصف لدولہ بہادر مرحوم میں  
 جو کسی بزرگ نے فرمائی ہے اس ہنسار و روح و ریحان و جنات النعیم : اور اس میں  
 الف پہلنا کا جو بعد ہا سی اول کے تلفظ میں آتا ہے اسکا بھی ایک عدد دیا  
 یہ ہرگز درست نہ ہو گا اور فارسی میں بھی الف مدودہ جیسے لفظ آب و آہ  
 میں پایا جاتا ہے اور تشدید را می لفظ آتہ و بران و حرم - و فرخ وغیرہ سے  
 جو وہ سری رے پیدا ہوتی ہے یہ حرف تیار خ میں نہ محسوب ہونگے اسلئے  
 کہ کتابت میں نہیں آتے - اور ہندی میں بھی الف مدودہ جیسے لفظ ہا  
 اور رگ میں آتا ہے تیار خ میں نہ محسوب ہو گا اور جب یہ بھی معلوم ہو چکا کہ تیار خ  
 میں ان حروف کا اعتبار کیا جاتا ہے اور یہ حروف معتبر نہیں ہوتے تو اب  
 طریقہ تیار خ کہنے کا بیان کیا جاتا ہے کہ کل یا کلام یا فقرہ نثر یا مصرعہ  
 نظم یا ایک بیت یا چند ابیات کو مورخ بقدر غور و تامل مادیہ تیار خ کا  
 قرار دے مگر شرط یہ ہے کہ جس لفظ یا جمل لفظ کو مادیہ تیار خ کا قرار دے وہ ہا معنی  
 ہون چاہئے و مہل نہ ہوں اور وہ الفاظ کی نسبت بھی ضرور رکھتے ہوں ان میں سے  
 سے جسکی تیار خ مورخ کو کہنا منظور ہو تاکہ سامع بھی سمجھ سکے کہ یہ تیار خ فلاں میں  
 ہے کیونکہ اگر الفاظ مادیہ تیار خ کے مہل معنی ہونگے یا کچھ نسبت ہا سے واسطہ سے  
 نہ رکھتے ہونگے تو اسے اطلاق تیار خ کا کسی طرح نہ کیا جاسکتا جیسا کہ اکثر شواہد الفاظ

میں بمعنی اور الفاظ غیر مناسب سے کسی واقعہ کی تاریخ پیدا کرتے ہیں پس یہ دور  
 میں اور ناجائز محض ہو کہ یہ نہ سمجھ سکتا کہ یہ  
 خلائق واقعہ کی تاریخ ہی چنانچہ ایک بزرگ نے مولف کے دیوان اول کے طبع کی  
 تاریخ عرق فرمائی تھی مولف نے بوجہ اسکی مہملت اپنے دیوان میں اسے غلط کیا  
 کسی بزرگ نے کسی سببی کھینچو کی بنا کی تاریخ لفظ تاریخ میں کبھی نکالی تھی اور وہ  
 یہ ہے کہ شہید مہم خالق از خورشید و میر خ پیک تاریخ بنا ہے اوست تاریخ پیا کسی  
 نے کسی کی وفات کی تاریخ فی زمانہ لفظ اقتضائے نکالی ہو ع کمد فقط  
 مشیت خالق کا اقتضا ہے پس ملاحظہ ہو کہ کجا طبع دیوان کا سال اور کجا لفظ  
 عرق اور کہان مسجد کے بنا کے سنیں اور کہان کا تاریخ اور کہان وقت تھا  
 اور کہان لفظ اقتضائے ان تینوں تاریخوں کے الفاظ کو کسی طرح کی مناسبت  
 اپنے واقعہ سے غور فرمائیے تو ہرگز نہیں ہو اور اس طرح کی تاریخوں کو تاریخ ہرگز  
 مولف مسجد انکی رائے ناقص ہیں نہ کہیں گے فافہم پس اگر مشعر تاریخ محض لفظ  
 مادہ تاریخ کے ہونگے اوسکو تاریخ صوری کہیں گے کہ گویا ظاہر اسکا مشعر تاریخ  
 ہو اور اگر اعداد و جملہ حروف مظہر تاریخ کے ہونگے جس سنہ کے مظہر ہوں  
 خواہ سنہ ہر سو ہی خواہ سنہ عیسوی خواہ سنہ ہجری خواہ سنہ قبل و فیہ و اور  
 ان سب اعداد کو کچھ کرنے سے تاریخ پیدا ہوگی اس تاریخ کو معنوی کہیں گے  
 کہ گویا باطن اسکا مظہر تاریخ ہو اور اگر الفاظ اور اعداد و حروف دونوں ہوں تاریخ

شامل ہونگے اس تاریخ کو ہم صوری و ہم معنوی قرار دیں گے۔ پس  
بحسب استعقلاے تمام تین قسمیں تاریخ مصطلح کی قرار پاتی ہیں۔

ایک صوری۔ دوسری معنوی۔ تیسری صوری معنوی  
باب پہلا تاریخ صوری کے بیان میں

یعنی ہمیں صرف الفاظ مشہور تاریخ پر ہونے ہیں یعنی ذکر سال و ماہ و روز و قمریہ  
اس میں ہوتا ہے اور اعداد و حروف سے کچھ سرکار نہیں ہوتا مثال اسکی جیسے  
شیخ سعدی عجلہ الرحمہ نے تالیف کنگا سستا کی تاریخ لکھی ہے ۵ دران مدت  
کہ مارا وقت خوش بود و نہ ہجرت شمس و نہ بخت بد و نہ بیا جیسے کسی اور  
قدما میں سے یہ تاریخ شاہ تیمور کی ولادت و خروج و وفات کی کہی ہے یہ رباعی  
سلطان تیمور کہ مثل او شاہ نمود و نہ در مقصد وی نہ در آمد بوجہ و نہ در مقصد و نہ  
و کی کہ خروج و نہ در مقصد و نہ ہفت کرد عالم بد و نہ منقول ز قلم ہفت کشت  
ہفت قلم باب دوسرا تاریخ معنوی کے بیان میں جس میں محض  
اعداد و حروف مظہر تاریخ ہوتے ہیں در فقط سال و اقعة ان اعداد سے پیدا ہوتے  
اور الفاظ سے کچھ بحث نہیں ہوتی البتہ الفاظ کا بمعنی ہونا اور اپنے واقعہ  
سے کیسے در نسبت رکھنا شرط ہے اور یہ تین قسمیں ہر سال اعداد و زائد اعداد  
ناقض اعداد۔ سال اعداد و است تاریخ کو کہتے ہیں جس کے اعداد یہ ہیں  
ہوں کم و زیادہ نہوں مثال اسکی جیسے نصف الدولہ ہمارے جو کہ ہمارے

۷۷  
 کی تاریخ کسی نے غیب کی ہو کہ ایک کلمہ میں ہر ایسی شیخ تاریخ مرحوم  
 استاد الاستاذ نے مولف کے اپنے دیوان دوم کی ترتیب کی تاریخ کہ پریشانی  
 آمد و رفت الہ آباد میں فرمائی ہو و قمر لیشانی بیکسی کے دو فرزند کے وفات  
 کی تاریخ فرمائی ہو و اس جگہ واضح و اگر کہ ایک نے ایک سال میں وفات کی کہ  
 اور دوسرے نے دوسرے سال میں یا مولف نے اپنے ولی النبی نواب محمد  
 علی خان صاحب بہادر خسر و سر و ان دام قبلہم کے دیوان خیر میں کہ  
 طبع کی تاریخ کی ہو و قمر خونی کہ یہ سب تاریخیں دو دو منظور ہیں یعنی حکام میں  
 پائی جاتی ہیں یا جیسے مولف نے ایک شاعر کے ختم دیوان کی تاریخ کی ہو۔  
 ایک کہ معشوق سخن کہ یہ فقیر شریں ہو یا جیسے غنی کشمیری نے ابوطالب  
 کلیم کے وفات کی تاریخ کی ہو کہ گفت تاریخ وفات او غنی ہو طور معنی بود  
 ردین از کلیم یا جناب شیخ تاریخ مرحوم نے غازی الدین حمید بادشاہ لکھنؤ کے  
 جلوس فرمائے کی اور نواب محمد الہ ولہ بہادر کے وزیر ہونے کی تاریخ فرمائی  
 ہو کہ تاریخ سبیدہ کو تاریخ تحریر شدہ ممکنہ و برابر اسطاطالس پڑیا استاد  
 اول مولف میر علی اوسط رشک مرحوم نے اپنے استاد جناب شیخ تاریخ  
 معذور کے انتقال کی تاریخ فرمائی ہو قطعہ مقتدای من و استاد من قبلہ من  
 جیف گردیدہ خاک ہمان وادیلا ہر شک یا رخ پے لوح فرار شگفتہ قلم تاریخ عجایب  
 و اولیائیا استاد دوم مولف کے فرار برق معذور کھڈائی سپر جلی شاہ بہادر عا و اللہ رکھ

سلطنت کی تاریخ فرماتے ہیں ع کہ خدا داد سلیمان جہان را بقیس  
 یا مولف نے اپنے ولی نعمی خسرو خسروان اعلیٰ حضرت نواب محمد  
 کلب علیخان صاحب بہادر دام اقبالہم کی مسند نشینی اور دیوان  
 دوم کے طبع کی تاریخ کہی ہے ع جلد ہ فرمودہ سرسند اقبال حشم  
 ع گوہر زیب وہ گوش سخن یا مولف نے نواب ضیاء الدین احمد صاحب  
 بہادر رئیس بلوچی تیر تخلص کے وفات کی تاریخ کہی ہے ع دہلی کا بچھا چرخ  
 اراہ کہ یہ سب تاریخیں ایک ایک مصرعہ نظم میں ہیں اور یہ قسم تاریخ  
 کی اکثر فی زمانہ ایک مصرع ہی میں کہی جاتی ہے اور بیشتر پورے مصرع  
 میں ہوتی ہے اور اولیٰ ترتیبی ہے کہ پورے مصرع میں اور الفاظ مصرع  
 کے بے تکلف ہوں اور مجھرتی کے لفظ کم ہوں بلکہ ہوں تو بہتر ہے  
 اور یہ قسم یعنی سالم الاعداد اگرچہ اپنی آورد و لون مستون سے بہتر و خوب تر  
 ہے اور بجائے خود بھی ایک صنعت ہے لیکن سادہ نے اس میں چپہ تکلف  
 و صنائع دیگر کو بھی دخل دیا ہے چنانچہ ایک ان میں سے صنعت منقوطہ ہے  
 یعنی صنعت مجرور وہ یہ ہے کہ حروف منقوطہ میں تاریخ نکالی جائے چنانچہ  
 مولف کے ایک شاگرد دانش تخلص نے مولف کے رسالہ سارا آمد شعر کے  
 طبع کی تاریخ جو بحث تذکرہ و تائید میں ہے اسی صنعت میں کہی ہے  
 دانش شدہ این سخن موصوف چون مطبوع و در قلم تیر شیوہ فیض حلال است

دوسری صنعت غیر منقوٹا ہے یعنی صنعت مہملہ اور وہ یہ ہے کہ حروف غیر منقوٹہ میں  
 تاریخ پیدا ہو چنانچہ مولف کے ایک شاگرد حضرت تخلص نے مولف کے دیوان اول کے  
 طبع کی تاریخ اسی صنعت میں کہی ہے کہ کلام حضرت استاد اکمال چھپا بہ تمام خلون  
 ہو روشن قمر گراسکو کہہ : دلغ جان ہو معطر وہ ہو گل خوشبو : ہر زیب بان سخن کیا  
 شجر گراسکو کہہ : عجیب مہملہ میں نکلے سال ہی رفت بہ سرور ہر دل الا کہ  
 گراسکو کہہ : تیسری صنعت بینات ہے اور وہ یہ ہے کہ بینات جسے  
 حروف ملفوظی مراد ہیں یعنی حروف باطنی ہر حرف کے لیکر تاریخ پیدا  
 کریں اور زیر یعنی حروف مکتوبی کو ترک کر دیں چنانچہ پانچاٹا  
 حا خا را زا طا ظا رفا ہا یا مین آ- اور جمین مین- تی تم اور و آل ذال  
 مین آل- اور سین شین مین- حی ق- اور صا و ضا و مین- آ- و- اور  
 عین غین مین حی ق- اور قاف کاف مین- آ- ف- اور لام مین-  
 آ- تم اور تیم مین حی ق- اور نون مین قون- اور واو مین آ- و- بینات  
 ہوتے ہیں اور بینات کو اسم کہتے ہیں اور زیر یعنی مین کو اسم کہتے ہیں  
 ایک شاعر نے مولف کے دیوان اول کے طبع کی تاریخ اسی صنعت میں  
 کہی ہے کہ سال تاریخ محقق زور تم در بینات : نہ نام و نکش حجت  
 افرا جان فرا و باوقار- چو حق صنعت یہ ہے کہ زبرا و بینات یعنی مین  
 اور اسم حروف و نون کے اعداد و لیکر تاریخ نکالتے ہیں چنانچہ مولف کے

ایک شاگرد یا سچا شخص نے مولف کے دیوان اول کے حتم کی تاریخ بھی نہ جانتی تھی  
 میں کہی ہر ۵۰ سالش بہر دو ہینات ست دیوان جس دال با کمال این  
 اگر زمین یہ شرط ضروری کہ جس طرح وہ تمام الفاظ تاریخ میں محسوب ہو  
 ہین اس طرح ہینات بھی تمام لیے جائیں یہ جائز ہیں کہ بعض ہینات  
 کو لے لیں اور بعض کو ترک کریں جیسا کہ مرزا سلامت علی دبیر مغفور  
 مرثیہ گوئی مشہور لے میر پر علی صاحب انیس مرتبہ گوئے مرحوم سے کہ  
 وفات کی تاریخ زبر ہینات میں نہ ملے تو اوڑوہ یہ ہر سب طوری سینا  
 سبہ کلیم اللہ مشہور ہے نہیں اور یہی کیا ہے کہ بعض ہینات کو اخذ کیا ہے  
 اور بعض ہینات کو ترک لیں یہ مولف ہرچہ ان کے نزدیک کس طرح  
 جائز نہیں ہر اس تہہ میں سے کبھی کسی نے ایسا نہیں کیا اور ایک صورت  
 ہینات میں تاریخ پیدا کرنے کی یہ بھی ہے کہ کسی لفظ کے زبر کے اعداد سے  
 کسی لفظ کے ہینات کے اعداد کو برابر کریں جیسے کسی نے شاہ عباس  
 اعداد سے کہ بحساب زبر ۳۹۳۹ ہوتے ہیں جملہ اللہ ملکہ کے ہینات  
 کو مساوی کیا ہو یعنی خا کا لام کی ام دال کی آل الف کی ل ک  
 لام کی آم۔ لام کی آم ہا کا آیم کی قی تم لام کے آم کاف کی ق  
 ہا کا آجولے لے لے تو ان سب کے اعداد برابر اعداد زبر شاہ عباس  
 کے ہوتے ہیں۔ یا جیسے فیضی نے اعداد زبر سے اکبر بادشاہ کے

اعداد بینات آفتاب کے برابر کیے ہیں رباعی نوریکہ زمر عالم آرا  
 پیدا است از جہہ شامشہ والا پیدا است اکبر کہ آفتاب  
 دارد نسبت بہ ابن نکتہ زمینات سما پیدا است یعنی اعداد اکبر  
 کے کہ بحساب زمر ۲۲۳ ہوتے تھے پس جمعیت آفتاب سے دونوں  
 الف بھی لے لیے گئے اور دونوں الف ستائے ترک کر دیے گئے  
 دو الف باقی رہے پس دو الف کے احدها دو سو میں ہوئے بعد  
 اسی بینات فادتاؤ کے کہ تین ہونے ہیں اُن کے تین عدد دیے گئے  
 پس مجموع اعداد بینات آفتاب کے ۲۲۳ ہوئے اور وہ برابر  
 اعداد اکبر کے ہو گئے فافہم۔ پانچویں صورت بتکلف تاریخ نکالنے  
 کی یہ تعداد حروف ہر اور اُسکا طریقہ یہ کہ کوئی لفظ مناسب واقعہ  
 کے لین اور اُس لفظ کے حروف کے اعداد تہر تیب درجات اعداد  
 کھینچنے یعنی حرف اول کے عدد مرتبہ احادین اور حرف دوم کے عدد مرتبہ  
 عشرات میں اور حرف سوم کے عدد مرتبہ آت میں اور حرف چہارم کے  
 عدد مرتبہ اوف میں کھینچے کسی نے لفظ طوبا کے عدد بہ ترتیب  
 درجات لکھ کر کسی کے بارغ کی تاریخ نکالی ہو کہ بارہ سو اٹھتر ۱۲۴۹ ہوتے  
 ہیں اور یہ حروف طوبا کے عدد اگر تہر تیب درجات اعداد نہ لکھے جائیں  
 تو صرف اٹھارہ عدد ہونگے مہملح اور کسی نے لفظ طوبا کے حروف کے عدد



بہر ترتیب درجات اعداد کو کسی کے غرق ہو جانے کی تاریخ نکالی ہو  
 بارہ سو چوبیس <sup>۱۶۶۲</sup> سالہ ہونے میں۔ چھٹی صورت تاریخ کی تکلف یا جائ  
 کرنے کی یہ کہ کسی لفظ یا سبب واقعہ سے کوئی حرف لے لیں اور  
 اس حرف کے عدد درجہ دیکر اسی طرح بہر ترتیب درجات اعداد کو لکھ کر  
 تاریخ پیدا کریں جیسے شیخ ناسخ منقول کی یہ تاریخ مشہور **۱۶۶۲** افتاء حکیم  
 از مراتب بہ تاریخ بطرز نو قسم کن بہ از حاشیہ حکیم شہت برگز  
 سہ مرتبہ نصف نصف کم کن بہ یعنی لفظ حکیم کی ر لے لیجیے تو اس سے  
 آٹھ عدد حاصل ہونگے اور انکو مرتبہ احاد میں لکھ کر کیجیے پھر نصف میں  
 کم کر دیجیے تو چار رہ جائینگے انکو مرتبہ عشرات میں لکھ کر تیسے پھر  
 چار کی مضیف کیجیے تو دو رہ جائینگے انکو مرتبہ آت میں ثبت کیجیے پھر  
 ان دو کو نصف کیجیے ایک رہ جائیگا اسکو مرتبہ الفون لکھیے اسطور پر  
 نو بارہ سو اڑتالیس ہوتے ہیں اور یہی سال ہر اس واقعہ کا جسکی  
 تاریخ شیخ ناسخ مرحوم نے نکالی ہو اور یہ تکلف عمدہ تکلفات تاریخ  
 سے ہوا و شیخ عبدالجلیل بلگرامی مرحوم نے بھی نسخ ستارہ گاہ کی  
 تاریخ جو سہ ہزار و یک عدد و یازدہ ہجری میں واقع ہوئی تھی کسی ہر  
 قطعہ تاریخ جو شاہ ابراہام زریخضر آوردہ ہو و اسسم اعظم و شمار  
 زانگستان شہرتدا بہام بہ برا جہاں الف کریم فطاریہ مولف کا

رای ناقص ہیں یہ صورت بھی صورت مذکور الصدقین داخل ہو کہ بیان  
 بھی وہی صورت رقمی اعداد تیرتیب درجات معتبر ہو یعنی آٹھ اکیس  
 سہ استعارہ جیسارالف کا کہ جب اس عدد اس طور پر لیے ہیں کہ  
 ایک مرتبہ احساو ہیں دو مرتبہ عشرت ہیں تیس مرتبہ اثنین ہیں چوتھا  
 مرتبہ اکیس ہیں قرار دیا جاسے یعنی اسطور پر ۱۱ ۱۱ ۱۱ ۱۱ ۱۱ ۱۱ ۱۱  
 ہیں۔ ساتھ ان طریقہ مختلف تاریخ پیدا کر میا یہ ہو کہ الفاظ مادہ تاریخ میں  
 جو حرف متحرک ہوں فقط پہلے تاریخ ٹیکھے چنانچہ مولف کے ایک شاگرد  
 تیسرے شخص نے مولف کے رسالہ کا راز شعر کے طبع کی تاریخ اسی صفت  
 میں نکالی ہو قطعہ مرسلہ اسناد نے حقیقت میں یہ رسالہ لکھا  
 عجیب و غریب فکر تاریخ ای تیز جو کی مادہ ملکیا عجیب و غریب  
 متحرک حروف کو جو لیا ہونی تاریخ کیا عجیب و غریب ہا اٹھو لکھت  
 یہ ہو کہ الفاظ مادہ تاریخ جو حرف ساکن ہوں انہیں تاریخ ٹیکھے تو ہیں  
 صورت یہ ہو کہ کسی اور کے کلام غیر تاریخ مشہور کو اپنا کلام کر کے آئین  
 تاریخ نکالے جیسے شیخ ناسخ معفور نے شیخ سعدی رحمۃ اللہ علیہ کے  
 اس مصرع میں رع اوی بسا آرزو کہ خاک شدہ تاریخ وفات  
 مرزا غازی الدین حیدر بہادر بادشاہ لکھنؤ کی نکالی ہو کہ تاریخ وفات  
 اس میں پیدا ہوتے ہیں الحاصل ایسے مختلفات و مختلف تاریخ معنوی ہیں

بہت سے ممکن الوقوع ہیں کہ انکا حضور نامکمل ہو فقط زائد الا اعداد اسکا  
 تاریخ سے مراد ہی کہ مادہ تاریخ میں کچھ عدد حساب سے زیادہ ہوں پس  
 مورخ تاریخ کے پورا کر لے کے لیے ان اعداد زائد کا کما تخرجہ معے کے  
 طور پر کرے یعنی کوئی لفظ ہم عدد ان اعداد زائد کا کہ مناسب مقام  
 ہو جو تکرر سے اور مادہ تاریخ میں سے اس لفظ کے خارج کر دینے کا  
 اشارة کرے مثال اسکی جیسے یہ تاریخ مشہور ہے قتل جناب سید الشہدا  
 علیہ السلام کی کہ سنہ ہجری میں قتل مذکور واقع ہوا تھا اور اس تاریخ کو  
 منسوب مولوی روم علیہ الرحمہ کی طرف کرتے ہیں ۵۵۰ من چہ گویم  
 کہ بلا واقعات بہ آہ بیرون آمدہ از اسم ذات پاکہ لفظ اللہ کہ اسم ذات ہی  
 پس یہ مادہ تاریخ ہو اور اس میں چھ عدد زیادہ ہوتے تھے پس مورخ نے  
 لفظ آہ کو لیکر کہ اسکے بھی چھ عدد ہوتے تھے اور مناسب مقام بھی تھا  
 اس میں سے خارج کر دیا یعنی الف دہا کو نکال دیا کہ تاریخ پوری ہو گئی۔  
 یعنی ۶۰ عدد دلائمون کے باقی رہ گئے اور یہ بھی تاریخ اسی واقعہ کی اور صحیح  
 مستم کی ہو اور اسکو بھی لوگ منسوب مولوی روم علیہ الرحمہ کی طرف کرتے ہیں  
 ۵۵۰ سر دین را برید بے دینی کہ مادہ تاریخ لفظ دین ہی اور اس میں چار  
 عدد زیادہ ہوتے تھے پس مورخ نے سر دین یعنی حروف و کو جدا  
 کر دیا تاریخ پوری ہو گئی یعنی ۶۰ عدد ہی اور یہ کہ باقی رہ گئے۔

ایک تاریخ اور اسی واقعہ کی مشہور اور اسی قسم کے یہ لا ادری مصرع  
 نبی بیدل شدہ در ماتم نہ کہ لفظ نبی جب بیدل ہو گیا یعنی ب  
 نبی میں ہے نگہ گئی تو تاریخ پوری ہو گئی ایک تاریخ اور اسی واقعہ کی  
 گوش زد و ملف ہو کہ وہ بھی اسی قسم کی ہو کہ بعد تحریج اعداد زائد کے  
 جو کچھ باقی رہتا ہو اسکے زیر اور بینات و دونوں میں تاریخ پیدا ہوتی ہو  
 اور وہ یہ ہو ۵ حسین برید فافہم یا جیسے یہ تاریخ مشہور کسی کی ہو  
 ز لغت خانہ بیرون کن گیس را بنیایہ تاریخ مصرع کسی کی ہو  
 از حوض طیف آب بردارید کہ یہ بھی وہ دونوں تاریخیں اسی قسم کی ہیں  
 یا جیسے یہ تاریخ وفات شیخ عبدالحی حیاتی تخلص خلف شیخ جمال و دہلوی کی  
 کہ سید شاہ میرک جو اولاد سید شریف جرجانی سے تھے انکی کسی ہوئی  
 ہو قطعہ نادرا العصر شیخ عبدالحی کہ کہ بوضفش مرزا بان نبود و دست  
 ز عشیرہ سیدم من پگفتہ ای چون تو در جهان نبود و سال تاریخ  
 خویش خود فرما کہ جزا و در دور زمان نبود و گفت تاریخ من بود نام  
 بندہ وقتیکہ در میان نبود و شیخ عبدالحی ماؤۃ تاریخ کتبت اسمین  
 لفظ عبد کے عدد زیادہ ہوتے تھے پس اسکا فارسی میں مراد ہو  
 لفظ بندہ تھا اسکو ماؤۃ تاریخ سے نکال دالا تاریخ پوری ہو گئی یعنی  
 ۹۰۵۹ باقی رہ گئے فافہم یا جیسے شیخ فاسخ مغفور کی یہ تاریخ قطعہ

دزد و رخانہ ناسخ پوزہ لقب مشبہ نذر و سیم نہ بد مس نجل آمد بیرون  
 بہتر تاریخ مسیحی چو بریدیم سر دزد و دزد از خانہ مفلس نجل آمد بیرون  
 کہ اسے قسم میں داخل ہو تمہیں اور یہ طریقہ تخریج اعداد کا جو اس تاریخ میں  
 شاہ نصیر مرحوم دہلوی کے پایا جاتا ہے قطعہ تاریخ لبشب عرس حضرت  
 محبوب و میر باقر علی چو گشت شہید بے شش و پنج گفتم این تاریخ  
 ہر کارا کشت بود نیزید و منقول از تذکرہ آب حیات مطبوعہ مولفہ مولوی  
 محمد حسین صاحب دہلوی سلمہ آزاد تخلص از حاشیہ صفحہ ۲۵ و صفحہ ۲۶  
 مؤلف پچچان کے عند یہ میں ناجائز و نادرست ہو کیونکہ بے شش و پنج  
 گفتن مقولہ مورخ کا ٹھہرا تخریج اعداد و زائد کا مادہ تاریخ میں سے نہ ٹھہرا  
 غافل اور قطع نظر اسکے مورخین ثقات کی تاریخوں میں یہ طریقہ تخریج  
 اعداد و زائد کا پایا بھی نہیں گیا اور بعضوں نے اس قسم کی تاریخ کا نام تعینہ  
 خارجی بھی رکھا ہے اور یہ جو بعضوں نے اس قسم کو باسم تخریج محض موسوم  
 کیا ہے یہ ستمیہ غلط ہے ہاں تعینہ یا تخریج کہتے تو درست تھا کس واسطے  
 کہ تعینہ مجازاً بمعنی مقما گفتن لغت میں آگیا ہے کذا فی غیث اللغات  
 پس یہ معما گفتن کو تخریج اعداد و تدخلہ اعداد و دونوں شامل ہیں فافہم  
 ناقص الاعداد اس تاریخ سے عبارت ہے کہ مادہ تاریخ میں کچھ عدد  
 کم ہونے ہوں پس مورخ تاریخ کے پورا کرنے کے لیے ان اعداد کا

تخلہ معنی کے طور پر کر کے یعنی کوئی لفظ بمعہ دو ان اعداد کا کہ  
 مناسب مقام ہونے کے مادہ تاریخ میں اس لفظ کے داخل کرنا اشیاء  
 کے مثال اسکی جیسے مؤلف کے استاد دوم مرزا محمد رضا برق مغفور  
 کے قتلہ در مکان مرزا حسن صاحب چوہدری نے ساختہ پڑھا  
 برائے ہر نماز کے پگمان خیر اللہ سالانی بخشش بطور تعقیبہ و سنا  
 لطف و آب دارہ حوض قمری بدل ہے کہ مادہ تاریخ حوض قمری  
 بدل ہے پس اس میں کم ہوتے تھے مورخ نے لفظ آب کو کہ  
 اسکے بھی نہیں عدد ہوتے تھے اور مناسب مقام بھی تھا و اختلاوہ  
 تاریخ کردیا تاریخ پوری ہو گئی یعنی ~~مکمل ہو گئے~~ کہ یہی سبب میں تاریخ  
 مقصود و تھے اور بعضیوں نے اس ختم تاریخ کا نام تعقیبہ داخلی بھی رکھا کہ  
 تعقیبہ اور طریقہ مدظلہ اعداد کا جیسے اس تاریخ میں ہے کہ گفتہ جان  
 باد و حرف خزن دل و گشت زمین و آسمان و اصل حق و یار اس تاریخ میں  
 ولید سال تاریخ تو کہ گفتہ عقل و از سر صحبت کہ ہر خود و از باد و یار  
 تاریخ میں مرزا اسد اللہ خان غالب دہلوی مغفور کی ولادت نواب میر  
 جعفر علی خان مرہوم کی ہجرت رابعی گردید نہاں مہر خان غالب و رفیع و شہر  
 تیرہ جہان چشم احباب و رفیع و این واقعہ از روی ذرا سی غالب و  
 تاریخ رقم کرد کہ نواب و رفیع و یا اس تاریخ میں کہ ولادت فرزند نواب میر غلام

بابا خان کی ہر قطعہ میرا پایافت فرزند سے کہ ماہ چار دہ ہر فرزند لوح  
 گردون گردہ تمثال دست ہر فرخی بینی و یابی بہرہ از ناز و طرب ہر از سزا  
 طرب فرزند فرخ سال و ست ہر اول از صفحہ ۷ و دوم از صفحہ ۳ کتاب اردو  
 معلای مطبوعہ مولفہ حضرت غالب دہلوی مرحوم مولفہ پیمان کے نزدیک  
 ناجائز و نادرست اس واسطے ہے کہ یہ اشارہ نہ خلاء عدد و کا مادہ تاریخ میں ٹھہر  
 بلکہ مقولہ سورج ظہر اگر سورج نے یاد و حرف حزن دل یعنی محزون ہو کہ اس طرح  
 کہا کہ گشت زین العابدین و اصل بحق یا از سرسخت یعنی خوش ہو کہ یوں کہا  
 کہ بر خور دار باد یا از روی زاری کہا کہ نواب دین یا از سرناز و طرب کہا کہ  
 فرزند فرخ فافہم اور ایک قسم تاریخ کی اور ہر اگرچہ جدا گانہ ہے لیکن قسم تاریخ  
 زائد الاعداد و واقف الاعداد ہیں اخل ہر معنی تیمہ یا تخرجہ و تعبیہ یا تدرجہ دونوں کو  
 شامل ہر مثال مکی جیسے یہ تاریخ مشہور نعمت خان عالی کی قطعہ ہر حسن  
 داشت جا بجا محل ہر بد ریش کرد زان میان تقدیرہ او چہ بر خاستہ بجا  
 نشست ہر شاہ اور نگ زیب عالمگیر ہر مادہ تاریخ لفظ چار محل ہر اسکے  
 ۲۸۲ عدد ہوتے تھے پس پچھن سے سورج نے ہوا الحسن کو کہ اسکے ۱۵۷  
 عدد ہوتے ہیں خارج کیا اب رہ گئے مادہ تاریخ کے ۱۱۵ عدد ان میں شاہ  
 اور نگ زیب عالمگیر کے ۷۲ ہوتے ہیں و اخل کہ وہ بیہ ہستی ہر  
 تعبیہ یا تخرجہ و تعبیہ یا تدرجہ دونوں کو شامل ہو کہ ہر اور ہر نہ قابل ہو

پس ہی سنہین نوخ کو مقصود تھے پاب بیشتر اہم تاریخ ہم صوری و  
 اہم معنوی کے بیان میں تاریخ صوری معنوی اسے کہتے ہیں جس کے ظاہر  
 و باطن دونوں تاریخ ہوئے پروالالت کرین یعنی الفاظ بھی مشعر تاریخ پر ہوں  
 اور اعداد و حروف بھی بحساب ابجد اس سال پروالالت کرین جس میں وہ دفعہ  
 ہوا ہر سال اس کی جیسے یہ تاریخ استاد اول مولف جناب میر علی وسط رشک  
 مرحوم کی ہے ۵۰ مر و سبحان علیخان قائل ہے بیک لفظ و وسد شخصت پہنا  
 یا جیسے یہ تاریخ شیخ ناسخ مغفور کی کہ کسی کی وفات کی ہے ۵۰ طبع ناسخ  
 سال تاریخ وفات ہے گفت بست ہفتہ ماہ رجب ولہ ایضا ۵۰  
 دو شنبہ نیم و یکجہ ای و ای ہے ۵۰ ولہ ایضا ۵۰ حیف روز اول دفعہ ہو  
 یا جیسے استاد دوم مولف مرزا محمد رضا برق مغفور مخاطب بہ فتح اللہ ولہ  
 ۱۲۴۹ ہمار کی یہ دو تاریخیں وفات مرزا نصیر الدین حیدر بہادر و محمد علی شاہ  
 باوشاہان لکھنؤ کی ۵۰ وہ سال و پنج روز حکومت نمود ۵۰ ۵۰  
 وہ روز پنج سال حکومت نمود ۵۰ اور ایک قسم تاریخ صوری و معنوی  
 کی یہ ہے کہ جس میں بجائے ذکر سال و مادہ و روز و کرا سما و صفات و مہر  
 وغیرہ کا کیا جائے چنانچہ جناب میر علی وسط رشک مغفور اپنے والد  
 ماجد مرحوم کے انتقال کی تاریخ فرماتے ہیں ۵۰ این صوری و معنوی نو شتم  
 تاریخ ۵۰ سید سلمان واسے و فاضل ہی ہو ایضا ولہ یہ ہوئی انتقال کی تاریخ  
 ۶۱۲۲۹



نو جوان خوشنویس سید ہای فیض اولہ سرورش مصری تاریخ انتفا  
 نوشت فیض و عابد و زاہد طبیب و فاضل آہ فیض اولہ سرور  
 از سرطان و ذات الجنب و او بلاہ و آہ فیض اولہ سرور  
 رہیضہ ہی حرامہ مشقی ہی چند فائدہ و نیرت سادہ لفظا  
 چھیا سطح عدد لینا چاہیے ایسے کہ اس لفظ میں ایک الف اور دو لام  
 اور ایک ہی کتوبی ہی موافق اس مصرع مشہور کے ع امیر و یک  
 الف و دو لام و دو لام و دو سر الف جو بعد لام کے تلفظ میں آتا ہو و  
 مقبر کیا جائیگا کیونکہ تاریخ میں حروف کتوبی مقبر ہوتے ہیں حروف  
 ملفوظی کا اعتبار نہیں کیا جاتا تنبیہ اگر کوئی اعتراض کرے کہ اولہ کا  
 لام مشدود ہو اور دو سر لام سبب تشدید کے پیدا ہوتا ہی یعنی ملفوظی  
 پس اسکا اعتبار تاریخ میں کیوں کیا جاتا ہی اور اسکے عدد کیوں لیے گئے  
 جواب اسکا یہ ہو کہ دو سر لام باعتبار تلفظ کے امیر میں نہیں لیا جاتا بلکہ  
 باعتبار کتابت کے کیا جاتا ہو کہ کتوبی ہی یعنی بعد لام کے جو ایک شوشہ سلازم  
 الخط جری میں نکھدیا جاتا ہو اور رسم الخط فارسی میں اگر غور کیا جائی تو وہ شوشہ  
 ہوتا ہی لیکن بہت مخففہ سا اسکو دو سر لام تصور کر لیا ہو گویا اللہ سبحانہ و تعالیٰ اگر  
 شوشہ اعتراض کرے کہ شوشہ دو سر الف کی علامت ہی ہے لہذا لام ہی جو اولہ کا  
 پہلا حرف ہے اسکی علامت ہی ہے کہ وہ الف ہی ہے لہذا لام ہی جو اولہ کا

میرا اشارہ ہے جس میں کسی عہد کے لئے بھی لکھا یا جس میں اس کا تحقیق  
 قلم جمع الیہ پس شیش مذکورہ بحر و سرے لام کے اور کوئی حرف نہیں تصور کیا  
 جاسکتا کہ حقیقت میں بھی فقط الف میں دو لام ہیں یعنی اصل میں یہ لفظ  
 الالہ ہی پس بقاعدہ عربی لام اول کو لام ثانی میں بعد حذف الف کے  
 اوغام کر دیا ہوا ہے جو کہ رسم خط عربی میں طویل یعنی دراز لکھی جاتی ہے  
 اخذ تائے جمع وغیرہ کے جیسے کائنات صفات - ذات رہبہات -  
 مافات - وغیرہ کے قیاس کے چار سیکڑے تاریخ میں لیے جائینگے  
 اور تائے تائید تائے تائے مصدری وغیرہ کے پانچ اجاوا لینا چاہیے  
 کیونکہ ایسی تے کو رسم الخط عربی میں مدور یعنی گرد لکھتے ہیں مشکل یا  
 پس جو ہر کے عدد ہونے میں وہی عدد اس تے کے بھی لینا چاہیے  
 چنانچہ یہی وجہ ہے کہ الف مقصورہ کے بھی جو لفظ اعلیٰ اور تے موسے  
 بعدے مصدقہم فقط وغیرہ کے آخر میں آتا ہے وہی عدد دلیہ جاتے  
 ہیں ایک عدد نہیں لیا جاتا اس واسطے کہ رسم الخط عربی میں الف  
 مقصورہ پہلے ایسے تختائی لکھا جاتا ہے پس مورخین محقق ثقافت نے  
 ایسی تے کے پانچ ہی عدد دیے ہیں یعنی اس تے کے ہر قدر دیا  
 اور محض کتابت کا اعتبار کیا ہے چنانچہ اول اول الف و ثانیہ ہر  
 رشک مقصورہ کے کہی کہ کتاب موسومہ بہ الیہ الشجرہ

تاریخ جو فرامی ہو۔ زعینب یا فتم اور شک مصرعہ تاریخ پہلے تاریخ  
 جائے حل مصطلحات پہ تو اسمین تاسے مدورہ لفظ ہدایۃ الشعر کے پانچ  
 احادیث ہیں یا منشی مظفر علی اسیر مرحوم نے جو نواب امداد حسین خان  
 بہادر مغفور مخاطب بہ امین الدولہ وزیر اعظم محمد علی شاہ بادشاہ لکھنؤ کے  
 کسی مرض سے صحت پانے کی تاریخ بھی ہو چنانچہ ان کے دیوان فارسی میں  
 موجود ہو اللہم احفظ من الیام اسمین بھی تاسے بلیتہ پانچ احادیث  
 لیے ہیں۔ یا منشی امیر احمد صاحب آئینہ تخلص مرحوم و مغفور۔ ارشد تلامذہ  
 اسیر مرحوم نے جو اپنے دیوان کا نام تاریخی مرآۃ الغیب رکھا ہے  
 اسمین بھی تاسے مرآۃ کے پانچ ہی عدد لیے ہیں یا منشی سید اسماعیل حسین  
 منیر مرحوم شاگرد رشک مغفور نے جو دیوان سوم اعلیٰ حضرت قدس سرہ  
 خداوند نعمت نواب محمد کلب علی خان صاحب مرحوم و مغفور  
 والی ریاست راجپور کا اسم تاریخی درۃ الانتخاب رکھا ہے۔  
 اسمین بھی تاسے درۃ کے پانچ ہی عدد لیے ہیں۔ یا مولف رسالہ ہذا  
 نے جو اسم تاریخی رسالہ ہذا کے آغاز تالیف کا ماوۃ تاریخ رکھا ہے۔  
 اسمین بھی لفظ ماوۃ کی تے کے پانچ احادیث ہیں اور بڑی دلیل تو  
 اس تے یعنی تاسے مدورہ کے سہے قرار دینے کی مولف پاس ہے  
 کہ صاحب مقامات نے جو مقامہ بست و ہشتیمین خطبہ صنعت ہما

بیٹے غیر منقوط بین لکھا ہوا آئین اس طرح کی تائین بہت سی آگئی ہیں۔  
 کہ وہ سب ہاتھ زور بجاتی ہیں۔ چنانچہ اس خطبہ کی عبارت کی بقدر  
 موافق ضرورت کے اس مختصر میں لکھی جاتی ہو اور وہ یہ ہو قال الحمد  
 لله الممدوح الاسماء الجمیة الاعلاء الواسع العطاء المذ  
 الحکم الاولاد مالک الامم و مصلوہ الیوم و مکرم اهل السم  
 والکرم و مہلک عاد و ادم ادرک کل سرعہ و وسع کل مشر  
 حلمہ و عم کل عالم طولہ و حد کل ماسد حولہ احوالہ چل و وحده  
 مسلم وادعوہ و عاء مومل سلم و هو اللہ لا الہ الا هو  
 الواحد الاحد الحاد ال السید ولدہ و لا والدہ و لا ولدہ  
 معہ و لا مسا عد امر من محمد لا سلام محمد اولادہ و محمد  
 و لا دہ الرسل و کذا اولادہم و لا سود و مسو کذا و صل  
 لا حرام و علم الاحکام و وسع الحلال و الحرام و رسم  
 لا حلال و لا حرام کرم اللہ معلہ و کمال الصلوٰۃ و السلام  
 نہایت کثر مورخین نے چار سیکڑے بھی تائیں درود کے تاریخ میں  
 یہ ہیں چنانچہ مولوی فائق مرحوم صاحب کتاب تحفہ النبیاء  
 نے جز تاریخ بتائے مسجد ٹھہر کی جس کے بانی نواب زین العابدین  
 خان بہادر مغفور تھے کسی ہر سے فائق دو گانہ کہ وہ بجز اب او اور

تاریخ گفت حضرت قد قامت السموات والارض من بعدہ کے چار سو  
 لیے ہیں یا اپنی کتاب قرآن الفوائد جو نام تاریخی غریب الاصول لکھا ہے  
 اس میں بھی تاسے شریعت کے چار سو لیے ہیں۔ یا جیسے مولوی عبدالکلیط  
 مرحوم ایٹھوی نے کہ بعنایت الہی بہت بڑے مورخ تھے اپنے  
 جد وجده کی تاریخ وفات فرمائی ہے **۱۰۰۰** گفت امردادش با اہل  
 اسکن انت وزوجک البتہ تاسے جنت کے چار سو لکھے لیے ہیں  
 یہ امر مولف پھر ان کے نزدیک محذوش ہو اور پایہ اعتبار سے ساقط  
 کیونکہ یہ صورت اسے ہو اور ہے ہونا ایسی تہ کا بدل لائن براہین  
 اپنے مقام پر ثابت ہو چکا ہو پس تاسے مدورہ کے چار سو لیے کیونکہ  
 جائز ہو گا یا نہ چار سو لینا اس وقت جائز ہو سکتا کہ جب کوئی اس  
 امر کو بدلائل باطل کر دے کہ کتابت حروف کو تاریخ میں کچھ دخل  
 نہیں اور رسم الخط کا بھی بطلان کرے تو یہ حال ہو کہ بطلان ان  
 دونوں امر ذکر کا ہو نہیں سکتا اور یہ دلیل اس پر لانا کہ اکثر لوگوں نے  
 ایسی تہ کے چار سو لیے ہیں اور اسکے خلاف گزرا نا سب سے  
 محض ہے کیونکہ خلاف قاعدہ و قرارداد اہل فن جو امر کسی سے  
 وقوع میں آئے گا وہ کیونکر سنا جائیگا گو کثرت سے ہو چنانچہ  
 قول مولف پھر ان کا مؤید یہ قول صاحب تذکرہ خزانہ عامہ میر غلام

آنرا و بلگرامی مرحوم کا بیج کہ وہ تذکرہ خزانہ عامرہ میں ایک مقام پر  
 لکھتے ہیں کہ تاریخ مزہب قطب الدین الملک حیدر علی بن محمد بن قسطنطینی  
 کہ مولیٰ آں یعنی محمد کا کف ازنا سے جنتہ کہ آنرا در اس سے عربی بشکل  
 می رنگ نہ چہار عدد گرفتہ حال اکونج باید گرفت زیرا کہ معتبر نزد اہل  
 جمل صورت کتابت یا شذیہ تلفظ منقول از تذکرہ خزانہ عامرہ صفحہ  
 ۱۳۴ مطبوعہ مطبعہ عثمانی نو لکشتور تہذیبہ سنہ ۱۲۸۱ھ کہ مولوی شیخ  
 امام بخش صہبانی مرحوم نے اسے در تذکرہ مذکورہ کے چار سیکڑے  
 اور پانچ اداویسے لے کر جھڑک میں ایک عمارت فرمایا ہو یعنی قول فیصل  
 لکھا ہو اور وہ یہ کہ اسے در وہ موقوفہ کے تو تاریخ اداویسہ جابین  
 اور مولیٰ کے چار سیکڑے مثلاً پرپ الکعبہ کی تے کے تو تاریخ  
 اداویسہ جابین اور کعبہ اشتر کی تے کے چار سیکڑے مولف  
 یا پیران کتاہی کہ واہ واہ سبحان اللہ کیا خوب فیصلہ کیا ہو جسے  
 قاعدہ تاریخ ہی کو برہم کر دیا یعنی صورت کتابت کو کچھ دخل ہی  
 تاریخ میں نہ رہا محض تلفظ پر کہ جبکا اعتبار مطلق تاریخ میں نہیں ہو۔  
 واہ و واہ رکھا گیا۔ یعنی پرپ الکعبہ میں جو در حالت وقت ہو  
 تلفظ ہوئی ہو اس کے تاریخ لیے جابین اور کعبہ اشتر میں در حالت صل  
 جو تے تلفظ ہوئی ہو اس کے تاریخ لیے جابین اور کعبہ اشتر میں در حالت صل

تسلیم فرمائیں تو فرمائیں دوسرا کیونکر بیان سے کہ قاعدہ تاریخ میں شائبہ  
ہر نقطہ قاعدہ الف و صلی کا عبارت فارسی میں جہان کیا جائیگا  
تاریخ میں اسکا ایک عدد لیا جائیگا اور جہان باعتبار محذوف  
ہونے کے کتابت میں نہ آئیگا کوئی عدد اسکا نہ کیا جائیگا مثلاً است  
کے الف کا بصورت اعداد لکھنا اور یہ ضرورت نہ لکھنا دونوں طرح  
جائز ہو قاعدہ الف مقصورہ جو آخر الفاظ عربہ میں آتا ہے جیسے حبیب  
موسے یعنی مصطفیٰ مرتضیٰ و غیرہ میں اسکے تاریخ میں اس عدد یہ  
جائینگے کہ کتابت اسکی بصورت یا سے تخفانی مقرر کی گئی ہو چنانچہ  
رشک مقصور نے مرداضل غافل ذکر سید الشہداء کے انتقال کی  
تاریخ میں لفظ مصطفیٰ کے الف مقصورہ کے اس عدد یہ ہیں  
اگر سبط مصطفیٰ ہی ہو قاعدہ الف محدودہ کا جو اول الفاظ میں  
آتا ہے تاریخ میں ایک عدد لیا جائیگا اسلیے کہ کتابت اسکی ایک  
الف کے ساتھ ہو مثلاً لفظ احاد کے ہوا اور لفظ ازا کے ۱۳ عدد  
یہ جائینگے قاعدہ ہا سے تحقیق جو الفاظ فارسی میں آتی ہو مانند ہا  
بیان حرکت وغیرہ کے جہاں کتابت میں اسکے تاریخ عدد یہ جائینگے  
اور جہاں نہ لکھے جائینگے کوئی عدد نہ لیا جائیگا مثلاً کاف بیانیہ یعنی  
لفظ کہ جب علیحدہ لکھا جائیگا یعنی دوسرے لفظ سے نہ لپیٹا جائیگا

اُسکے لیے جائینگے کاف کے بیس، اُسکے پانچ یا چھ سے شیخ صالح منقوی کی  
 اس تاریخ میں ۱۵ اکتوبر کے موت کے گھنٹا: اور جب کسی اور  
 لفظ سے لیا گیا یعنی فقط کہ اس میں فقط کاف کے بیس عدد لیے جائینگے  
 اور ہا کے پانچ عدد لیے جائینگے قائمہ ہمزہ جو خط مخفی سے عبارت  
 ہو اُسکا کوئی عدد تاریخ میں نہیں لیا جاتا اسلئے کہ یہ کوئی حروف تہجی میں سے  
 نہیں ہے تنہا کسی نے التماسے مادھورام کی تالیف کی تاریخ جو کسی ہر  
 ۱۵ تھے گفت سال تاریخیش: کہ رہے منشآت مادھورام: ہمیں  
 فقط منشآت کے ہمزہ کا بھی ایک عدد لے لیا ہو یا کسی نے اس تاریخ  
 میں کہ نواب ضیاء الدین احمد صاحب مرحوم رئیس دہلی کی تاریخ ہی  
 رباعی وروا کہ ضیاء الدین احمد برست: رخت سفر از جہان کہ  
 جاے سفر است: از طاق و زایوان و بزیم و جلسا: بلک حسیست  
 الہی موسیت: ضیاء الدین احمد کے ہمزہ کا بھی ایک عدد لے لیا ہو  
 یعنی اودۃ تاریخ ضیاء الدین احمد ہی پس بشرطیکہ اس فقرہ کے  
 ہمزہ اضافت کا بھی ایک عدد لے لیا جائے تو ۲۰۲۹ ہوتے ہیں  
 پس ان اعداد میں سے فقط طاق۔ وایوان و بزیم و جلسا کے عدد کہ  
 ۳۰۲۱ ہوتے تھے پہلے مورخ نے نکال ڈالے تو ۴۰۸ باقی رہے  
 بعد اُسکے تاریخ کو پورا کرنے کے لیے رجعت الہی کے عدد کہ ۴۰۹



ہوئے نہیں انہیں داخل کر دینے کو جس طرح بھری ہو گئے اور یہی سینہ  
 مورخ کو مقصود تھے اور یہ تاریخ مورخ نے صفیت تعجبہ بالحقیرہ و تمیہ  
 یا تذکرہ دونوں میں کہی ہے پس مولف اسچہ ان کے نزدیک ہمزے کا  
 ایک عدد لینا کی طرح صحیح نہ ہو گا غلط بلکہ غلط ہی کہ مورخین ثقات  
 نے کبھی ہمزہ کا کوئی عدد تاریخ میں نہیں لیا فائدہ وہ یاے معروف  
 جیسہ ہمزہ یعنی خط مخفی لکھ دینے ہیں عربی کے ہو خواہ فارسی کے خواہ  
 ہندی کے اسکے بیس عدد دیے جائینگے اسلیے کہ جب کسرہ ماقبل اسکا  
 اشباع پایگا وہ دوسری یا ہو جائیگا اور کتابت بھی اس یابی دو  
 یاؤں سے چاہیے ہے جسے لفظ مائی۔ ہوائی۔ خدائی۔ رہائی۔ آئی۔  
 پائی۔ بنائی۔ دکھائی۔ گئی۔ کئی۔ نئی۔ ہوئی۔ وغیرہ کے یاے  
 معروف کے بیس عدد دیے جائینگے چنانچہ شیخ ناسخ مرحوم نے کسی کی  
 شادی کہ خدائی کی تاریخ فرمائی ہے اور اس میں لفظ کہ خدائی کی یاے  
 معروف کے بیس عدد دیے ہیں ۳۰ رقم یہاں کہ دم بدست خدائی پ  
 ہا یوں مسعود شد کہ خدائی ہو یا نشی مظفر علی اسیر مرحوم نے نواب  
 یوسف خان بہادر مرحوم معذور والی ریاست راہپور کے عہد میں  
 کی تاریخ میں لکھا ہے کہ وہ راہپور کے یاے معروف کے بیس عدد دیے ہیں  
 ۳۰ والے غلط نہ وہاں گئی شفا پائی نہ یا موقوف نہ نواب مراد

درخ و ہلوی کے بلع و یوان اول کی تاریخ میں لفظ آئے کے پیش عدد  
 لیے ہیں ۵۔ بو و گرا درخ آئی آج ۱۰ اور یا سے مہول کے عدد خواہ  
 اسپر ہمزہ کھا جائے خواہ نہ کھا جائے دس عدد لیے جائینگے جیسے لفظ  
 جائے۔ خدائی۔ صفائی۔ آئی۔ پائی۔ لائی۔ کے یا سے مہول کے عدد  
 دس لیے جائینگے۔ خواہ یہ سب الفاظ بروزن قارع و فحول پڑھے  
 جائیں خواہ بروزن فعلین و فحولن آئین اور کتابت بھی اس یا کی  
 ایک یا سے چاہے ہی اور لفظ کیجیے۔ دیجیے۔ اور دیے۔ جیے اور  
 لیے کیے۔ گئے۔ سننے کی یا سے مہول کے ہیں عدد لیے جائینگے  
 اس واسطے کہ یہ بولی بھی کر جاتی ہی اور کتابت میں بھی کر آتی ہی  
 قائمہ حروف مقطعات کے اعداد باعتبار ان کے زبر کے لیے جائینگے  
 یعنی ج طرح لکھنے میں آتے ہیں مثلاً محسوق کی ح کے ہ م کے  
 ہ ع کے ہ س کے ہ ق کے سو لیے جائینگے۔ بینات  
 ان حروف کے تاریخ میں نہ محسوب ہونگے ہاں اگر بینات کے  
 اعداد لینے کا اشارہ کر دیا جائیگا تو اس وقت وہ بھی محسوب کیے  
 جائینگے قائمہ لفظ رئیس و سیکس و آئین وغیرہ کی یا کے پیش عدد  
 لیے جائینگے کہ یہ یا حقیقتاً بھی کر رہی اور کتابت بھی چنانچہ اس تاریخ  
 میں صاحب میرزا کاو سطر لکھ کر محسوق و سہ لفظ رئیس ہیں دو یا آئین

لی ہیں۔ ہالف ہلف مصرخ تاریخ خلعتش : بودہ رئیس سید  
 و سر دارا و سران : یا جیسے مولف نے خلعت سند نشینی ولی یعنی  
 نواب محمد علی خان صاحب بہادر مرحوم کی ملکہ انگلستان کی  
 طرف سے آنے کے جشن کی جو تاریخ کہی ہو اس میں لفظ آئین کی دو  
 یائین لی ہیں۔ کہلکے یہ تاریخ بہر پیشکش لایا جلال :  
 آج رشک جشن جم بزم طرب آئین ہوئی : اور بیان لفظ ہوئی میں  
 بھی مولف نے دو یائین لی ہیں کہ یہ وہی بابے معروف ہو چسپہرہ  
 الگھ دیتے ہیں۔ یا اپنی اس تاریخ میں آئینہ معیشہ و قی سخن کہ دیوان  
 حضرت موجد رامپوری شاگرد موسیٰ خان دہلوی کی ترتیب کی ہو  
 لفظ آئینہ میں دو یائین لی ہیں قائمہ لفظ نمین و صلیب و غیرہ میں  
 ایک یا کے عدد تاریخ میں لیے جائینگے کہ ان الفاظ کے رسم الخط  
 میں مکتوبی ایک ہی یا ہوتی ہو چنانچہ خاتم البین کے ۱۱۸-  
 اور سید الوصیین کے ۲۶۱ عدد تاریخ میں لینا چاہیے قائمہ ع  
 تاریخ کی موزونیت کے لیے جو مورخ زیادہ مادہ تاریخ سے کچھ الفاظ  
 لے آتا ہو مانند کافی بیانیہ و گفت و گفتا و نوشت و نوشتہ  
 و گو و بخوان و غیرہ کے یا ہندی میں۔ مانند کہہ۔ اور پڑھ۔ اور  
 بول۔ اور کہا۔ اور لکھا۔ و غیرہ کے یا مثل فلک۔ ملک۔ ہالف

سر و مشن دل - طبع - عقل - خرد و تخلص - مورخ و غیرہ کے پس  
 انکے عدد و مادہ تاریخ میں محسوب نہ ہونگے چنانچہ ان تاریخوں میں  
 شیخ ناسخ مرحوم کے صرف اسی قبیل کے الفاظ موزونیت مصرع  
 تاریخ کے واسطے آگئے ہیں اور مادہ تاریخ میں انکے اعداد محسوب  
 نہ ہونگے۔ دلائل تاریخ جہشش بگو کہ ابن کثیر لائی ہمایون بن  
 ولہ سال تاریخ پئے رحلت شاہ عالم پگفت ول زیر زمین  
 بادشہ کشور ہند سال تاریخ عروسی ناسخ پگفت خدا شد  
 مرزا جم ہوششت پئے سال ہمایون جلوسش پگفت ناسخ  
 کہ ظل اللہ گردید پئے سال ولادت طبع ناسخ پگفتا کوکب  
 برج شرافت پئے تاریخ اس ضریح کی مطلوب جب ہوئی  
 بولے ملک ضریح بقول امام ہی پگفتہ یہ جو مشہور ہو کہ واقعہ  
 شادی کی تاریخ میں ایک عدد کا بڑھا دینا اور واقعہ غم کی تاریخ  
 میں ایک عدد کا کم کر دینا جائز ہو محض غلط مشہور ہو جن صاحبوں  
 نے یہ مشہور کیا ہو انکو سند اسکی مورخین ثقات کی تاریخوں سے  
 ممتنا چاہیے فائدہ وہ سنیں متعارف کہ جنہیں تاریخ کہی جاتی ہو  
 یہ ہیں۔ سند ہجری اور وہ زمانہ ہجرت جناب رسالہ اب  
 صل اللہ علیہ وآلہ وسلم سے یعنی کہ معظمہ زاد اللہ شرفاً سے

حضرت کا ہجرت فرمانا اور دینہ منورہ نشر لایا اور یہ سن  
مخوڑہ خلیفہ ثانی کے ہیں اور اب پندرہ سو دو ہین ۱۳۰۲ ہین  
۱۲ سنہ فضلی کہ وہ سنہ ہجری سے نو سال کے فاصلہ کے  
بعد تجویز کیے گئے ہیں اور زمانہ اکبر سے تجویز ہو سکے ہیں اور وہ  
اب بارہ سو تیرا نو سے ۱۲۹۳ ہین۔

۱۳ سنہ ہمدوی ہیں اور زمانہ غیبت امام ہمدی آخر القلین  
علیہ السلام سے لیے جاتے ہیں اور بعضوں نے زمانہ ولادت  
یا سعادت بھی لیا ہے اور وہ اب دس سو چھیالیس ۱۰۴۶ ہین  
۱۴ سنہ عیسوی ہیں اور انھیں کو مسیحی بھی کہتے ہیں اور  
وہ زمانہ غیبت حضرت عیسیٰ سے مراد ہیں اور اب اٹھارہ سو  
پچاسی ۱۸۸۵ ہین۔

۱۵ سنہ موسوی اور وہ بحساب کتب تواریخ زمانہ غرق  
فرعون سے لیے جاتے ہیں اور زمانہ حضرت عیسیٰ وہی مرج  
ر ہے اور اب وہ ہزار ایک سو اکتالیس ۲۱۴۱ ہین۔

۱۶ سنہ ہنستیا بکر ماجیت ہیں کہ وہ اب ایک سو ہزار نو سو  
سیالیس ۱۹۷۳ ہین فقط۔

# نقیریط مع قطعات تیلاخ طبع رسالہ ہذا

از تلمیذ افکار گہر بارشاعر شیوا زبان فصیح بیان جناب  
سید علی عبدالقادر شمس القادری عرف شاہ  
مرشد علی صاحب الحنفی البغدادی اصلاً والمیدنی فوراً  
المتخلص بہ عاصی وجمال سلمہ اللہ المتعال ولد سید سیدی  
مرشد ارشدی عوث ازلی محبوب باری حضرت سید شاہ  
مہر علی قادری البغدادی الحنفی الحسینی شاگرد مولف رسالہ ہذا

بلاغت کا فضا مت کا ملائکہ متانت کا	چھپا ہوا نسخہ اکسیر ایسا جو خزینہ ہو
ہر اک میں السطو وسمین ہر مادہ اعلیٰ تفت کا	صراط منزل تحقیق سطرین ہیں حقیقت میں
کلمہ اللہ ہر مضمون ہر اک طوطا طافت کا	تجلی و ثنائی شناع نخل طور ہر حسامہ
دکھائے ہیں معانی جلوہ عجا و کرامت کا	آیت تکریم طبع پاک کا الفاظ زیبا ہیں
قلم عالم دکھاتا ہر قلم کے دست قدرت کا	جو اسکی لوح میں لوح سمین کی شان پیدا ہو
جو صفحہ اس معنیہ کا ہر دریا ہر فضا مت کا	جو نقطہ ہیں وہ ہیں گداز بے بطن ہیں جہین
مرقع نامہ نامی بھی ہو یوسف کی صورت کا	جو سطرین رخ خوابان جداول چار بر زمین

خارش کز لک لکا و نگر سے بری ہو یہ جلال ان مشواہی شاعران کے مصنفین کیا ہر فن عالم حق نے اس کا لہر لہر ترش و ہونگے چلے کر رشک کی تلخی کو جا خدا نے اس کو کرم لطف کو جامع بنایا ہو کیا خلاق نے گویا جسم خلق میں اس کو دم فکر سینہ طبع ملک طبع عاصی پیکارا ہا تف غیبی کہ سال طبع تم اسکے	مشائیس کسی کے کب لکھا اٹھا ہر شمسیت کا طاہر مرتبہ تحقیق میں جنکو امانت کا عروض و قافیہ تاریک و فی و طبابت کا ہست کچھ شور ہر شیریں بیانی کی حکایت کا شرافت کا نجات کا سیادت کا کرامت کا مروت کا قوت کا عطاوت کا حمایت کا جو تھا سو و اسوا و سال ہجری کتابت کا الخطوب جعیم گیا ہر کتابہ بہ نجات کا
---	---

۱۳۰۳ھ ہجری

### ایضا

طبع این نامہ شد بخوبی و حسن ز در و شتم سال طبع عمدہ جمال	مژدہ با و امجدہ اہل کمال چہ قواعد نوشت طرفہ جمال
---	---

۱۳۰۳ھ ہجری

### ایضا

شدند از جد و ہند او ستادوم سجین طبع عاصی انجمن گفت	قوا عمد و رفن تاریخ مجموع چہ دستور العمل شد پاک مطبوع
---	--

۱۳۰۳ھ ہجری

## ایضاً

جلال اویسی پر سالہ ایسا لکھا ہے قواعد حقہ ہیں تاریخ گو یکے بہ دین پیشہ نسخہ اکسیر کی تحقیق کی مس کا دم کارندین طبع بولی طبع تا دم کی	کہ جس سے مادہ تاریخ کہ لیکھا جا رہا ہو نہ لکھا تھا کسی خبریوں شرح و بسط اس کی طلا و سیم کی کیا اسکے کے اصل مشافہ بجای وادہ تاریخ کا تاریخ یہ کہہ د
---	---

## ایضاً

حضرت صاحب علی کے نسخہ مطبوع کا عبسوی تاریخ عمدہ ہاتھ آئی یہ حال	چھپکے ظاہر مونس کا ہر چار سو چھ سو طرف قانون بس ہی تاریخ گوئی کا ہر تاریخ
--	--

نسخہ پیش و ستاد و نوشت سال طبعش اس و منقوط گفت	نقطہ نقطہ شاہد علم و کمال فن تاریخ این رقم کردہ جلال
از شاہ آوکار گہر بار شاعر بلاغت انتہائی جناب مستثنی وہنیکے صاحب محقق لکھنوی قمار سرکار فیض آثار نواب وحید الدولہ عضد الملک مرزا محمد حسین خان بہادر	نوشا علیست غیرت خاقانی و خیرین مطابوہ سودمند و مفید مورخین



# ایک طبینبایت لایق فائق سنیاقہ طبای کھنہ

بغلاف نامی و اہم گرامی جناب حکیم مرزا عابد حسین صاحب بن جناب مرزا محمد عسکری صاحب کج  
 یمن طبین بیٹو لا رکھتے ہیں نہایت درجہ  
 ذکی و طباع ہیں حکیم مطلق نے دست شفا  
 ایسی عطا فرمائی ہے کہ ہر روز ہر قسم کے مرض  
 اور بہت جلد شفا پزیر ہوتا ہے۔  
 و اللہ فضل اللہ تعالیٰ من یشاء چونکہ ایک  
 درخت سے اس خیر کو عدست فیض رحمت جناب  
 موصوف بن نیاز حاصل ہو لہذا یہ کوشش پیش  
 چند ادویات مجربات کے شائع کر کے اجازت  
 حاصل کر کے شہر کرنا ہوں  
 (۱) جو طباع و عوام جو بخاریا تمین استعمال ہو رہے ہیں  
 (۲) روغن طاعون جو کلہا پر لگایا جاتا ہے مفت  
 (۳) جو بک تشنگ تھیت فی ڈبہ ایک و بیہ  
 (۴) سفوف جراین نہایت مجرب فی ڈبہ عام  
 (۵) ہجون مسک تقوی باہ فی تولہ ۸  
 (۶) حبوب مسک علی درجہ کا مجرب فی گولی عام

(۷) طلا۔ وافع منی یوسل لعلاج بلا آبلہ عام  
 (۸) ہجونی ندان نہایت نافع فی تولہ ۱۲  
 (۹) سرمہ۔ وافع شب کوڑی و ضعیف بصر تولہ  
 (۱۰) مار الحما لکوری دو آتشہ  
 جو بڑے کو جوان نامرد کو مرد۔ مرد کو جوان نہایت  
 اعلیٰ درجہ کے تقویات سے یار کیا جاتا ہے تھیت  
 فی تولہ نمبر اول صہ نمبر ۲ ہے نمبر ۳۔ عام  
 کتاب مجالس معجمہ  
 یہ وہ کتاب ہے جسکا شکل متقاتل میں مکتوبہ  
 اور جسکے دیکھنے کی چشم عالم مدون سے شفا  
 تھی یہ وہ بہار حسیں ہے خواصا سائل بکا و ابکا کو  
 اور کتا بون لا پرا واد کر یا مولفہ جناب مولانا  
 السید حسین حبیب المعروف جناب میر تقی حسین  
 نیت ہر دو حصہ صرف عام  
 جملہ فراموشی و زخو تین بنام مشہور۔ روایہ فرا  
 السید حسین بن ابی بکر بن محمد  
 سید بن ابی بکر بن محمد

**مطبع اتحادیہ** رکھا ہو جس میں ایک ہی اختیار حاصل ہو کہ آپ اپنے اس  
 اتحادی پریس کو اسم یا سٹے ہو نیک یا بھی یوں موقع  
 دینگے کہ جب آپ کو کسی چیز کے چھپوانے کا اتفاق ہو آپ بلے تامل اپنے  
 اتحادی پریس میں روانہ فرما دیں یہ مطبع انشاء اللہ آپ کی خدمت بہت  
 حسن خوبی و کفایت کے ساتھ بجالائیگا۔

ہم نے جناب حکیم حلال صاحب کی جن جن تالیفات و تصنیفات کے  
 چھاپنے کا ارادہ کیا ہو وہ یہ ہیں۔  
**گلشن فرین**۔ انت کی کتاب ہو جس کی خوبیاں دیکھنے سے ظاہر ہوگی۔  
 پیاس جو دہریہ رسالہ ختم ہو۔ قیمت سے

سرمایہ زبان اردو۔ یہ بھی با محاورہ اردو زبان کا ایک لخت ہو  
 جو طبع ہو کر محض ہمارے وقت پہنچا گیا ہو۔ یہ رسالہ ان حضرات کے غنیمت  
 میں روانہ ہو گا جسکی فرمائشیں اچکی ہیں اور اسکا ان حضرات کو جواب فرمائیں  
 بھیجو کہ جس میں اپنا نام نامی درج کرالینگے۔ قیمت عام

شناخت نشوں جو طبع جناب موصوف پہلا دیوان۔ قیمت عام  
 رشک گرام سخن جناب مدوح کا دوسرا دیوان ہو۔ قیمت عام  
 مضمون ہمای و نکش۔ یہ تیسرا دیوان ہو جو انشاء اللہ طبع ہو گا  
 و نیکارین۔ دیوان ہمارم جسکی کچھ سہریں ہنوز باقی ہیں اور  
 آپ و اکثر اتحادی پریس سے طلب فرمائیے۔ قیمت ایک روپیہ عام  
 منتخب القواعد۔ الفاظ ہندی الاصل کی مختصر بین وہ الفاظ جو زبان

۱۲۰ دو مہینہ قبل ہیں۔ پیر سالہ بھی آپ دفتر کے منگوا سکتے ہیں قیمت ۴۰ روپے  
و مقصور الفصحی۔ الفاظ متروک الاستعمال کے بیان میں اور حیدر آباد  
غافل تحقیق میں جو حکیم سید فتح محمدی صاحب کمالی کی تصنیف ہے  
۱۲۱۔ دفتر سے مل سکا ہے۔ جزو قیمت اٹھ آٹھ ۸

سہارا شد شعرا مصروف بہ مفید الشعراء یہ رسالہ تیر طبع ہی۔ ایمین مجبش  
تذکرہ ہی۔ شعراء اردو زبان کے محقق اساتذہ کی زبان پر جو الفاظ ایسے  
ہیں موقع پر بھیج اور بیع تحقیق ہو سکے ہیں خواہ مذکور ہوں یا مؤنس  
اگر استعمال۔ یہ کتاب ایسی ضروری ہے کہ ہر اردو بولنے والے کو لازم  
ہے کہ وہ اس کتاب کو منجھا کر اپنے پاس رکھنے تاکہ معلوم ہو کہ کون  
کس موقع پر شعرا اردو زبان نے ذکر استعمال فرمایا ہے اور کس لفظ  
کو تائید کے ساتھ اور کون وہ لفظ ہے جو تذکرہ و تائید دونوں میں  
تباہی میں اپنی اور خاستین روانہ فرمائیں۔

محمد علی بن محمد بن میرزا آقاخان



۳۹۲.  
(۳۹)

۲۹۱۵۲۴۷

DUE DATE

۳۴۱۴۱

